48983 ـ نماز عیدین کا حکم

سوال

نماز عیدین کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

نماز عیدین کے حکم میں علماء کرام کے تین قول ہیں:

پہلا قول:

یہ سنت مؤکدہ ہے، امام مالك اور امام شافعی کا مسلک یہی ہے.

دوسرا قول:

یہ فرض کفایہ ہے، امام احمد رحمہ اللہ کا مسلك یہی ہے.

تیسرا قول:

یہ ہر مسلمان پر واجب ہے، لہذا ہر مرد پر واجب ہے، اور بغیر کسی عذر کے ترك کرنے پر گنہگار ہو گا، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کا مسلك یہی ہے، اور امام احمد سے ایك روایت، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور شوکانی رحمہما اللہ نے اسی قول کو اختیار کیا ہے.

دیکھیں: المجموع (5 / 5) المغنی (3 / 253) الانصاف (5 / 316) الاختیارات (82).

تیسرے قول والوں نے کئی ایك دلائل سے استدلال کیا ہے، جن میں چند ایك یہ ہیں:

1 ـ ارشاد باری تعالی ہے:

اپنے رب کے لیے نماز ادا کرو، اور قربانی کرو الکوثر (2).

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی " المغنی " میں کہتے ہیں:

اس کی تفسیر میں مشہور یہ ہے کہ: اس سے مراد نماز عید ہے. اھـ

اور بعض علماء کرام کا کہنا ہے کہ: اس آیت سے مراد عمومی نماز مراد ہے، نہ کہ یہ نماز عید کے ساتھ خاص ہے.

چنانچہ آیت کا معنی یہ ہوا کہ: نماز اور قربانی صرف اللہ وحدہ کے لیے ادا کرو، تو یہ بھی مندرجہ ذیل فرمان باری تعالی کی طرح ہو گا:

کہہ دیجئے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا زندہ رہنا اور میرا مرنا اللہ رب العالمین کے لیے ہے **الانعام** (162).

آیت کی تفسیر میں یہ قول ابن جریر اور ابن کثیر رحمہما اللہ تعالی نے اختیار کیا ہے.

دیکھیں: تفسیر ابن جریر (12 / 724) اور تفسیر ابن کثیر (8 / 502).

تو اس بنا پر اس آیت میں نماز عید کے وجوب پر کوئی دلیل نہیں پائی جاتی.

2 - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عید کے لیے عیدگاہ کی طرف نکلنے کا حکم دیا ہے، حتی کہ عورتوں کو بھی وہاں جانے کا حکم دیا.

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے ام عطیہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کیا ہے کہ:

" ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحی میں (عید گاہ کی طرف) نکلنے کا حکم دیا، اور قریب البلوغ اور حائضہ اور کنواری عورتوں سب کو، لیکن حائضہ عورتیں نماز سے علیحدہ رہیں، اور وہ خیر اور مسلمانوں کے ساتھ دعا میں شریك ہوں, وہ کہتی ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم: اگر ہم میں سے کسی ایك کے پاس اوڑھنی نہ ہو تو ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے اس کی بہن اپنی اوڑھنی دے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (324) صحیح مسلم حدیث نمبر (890).

العواتق: عاتق کی جمع ہے، اور اس کا معنی وہ لڑکی ہے جو قریب البلوغ ہو یا بالغ ہو چکی ہو، یا پھر شادی کے قابل ہو.

ذوات الخدور: كنوارى لڑكيوں كو كہتے ہيں.

اس حديث سے نماز عيد كے وجوب كا استدلال پہلى آيت سے زيادہ قوى ہے.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى " مجموع الفتاوى" ميں كہتے ہيں:

" ميرے خيال ميں نماز عيد فرض عين ہے، اور مردوں كے ليے اسے ترك كرنا جائز نہيں، بلكہ انہيں نماز عيد كے ليے حاضر ہونا ضرورى ہے، كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے قريب البلوغ اور كنوارى لڑكيوں اور باقى عورتوں كو بھى حاضر ہونے كا حكم ديا ہے، بلكہ حيض والى عورتوں كو بھى نماز عيد كے ليے نكلنے كا حكم ديا، ليكن وہ عيد گاہ سے دور رہيں گى، اور يہ اس كى تاكيد پر دلالت كرتا ہے" اھـ

ديكھيں: مجموع الفتاوى لابن عثيمين (16 / 214).

اور ايك دوسرى جگہ پر رقمطراز ہيں:

" دلائل سے جو ميرے نزديك راجح ہوتا ہے وہ يہ كہ نماز عيد فرض عين ہے، اور ہر مرد پر نماز عيد ميں حاضر ہونا واجب ہے، ليكن اگر كسى كے پاس عذر ہو تو پھر نہيں " اھـ

ديكھيں: مجموع الفتاوى (16 / 217).

اور شيخ ابن باز رحمہ اللہ تعالى اس كے فرض عين ہونے كے متعلق كہتے ہيں:

دلائل ميں يہ قول ظاہر ہے، اور اقرب الى الصواب يہى ہے" اھـ

ديكھيں: مجموع الفتاوى ابن باز (13 / 7).

واللہ اعلم .